سید کاشف گیلانی

کس قدر پابندیاں لگتی رہیں احرار پر

دِل ہے زخمی چشم ہے گِریاں ترے افکار پر
حیف تیری عقل پر تُف ہے ترے کردار پر
مسندِ شاہی زیادہ دِن رہی ہے کِس کے پاس
شوق سے پیہم لگا پابندیاں اِظہار پر
غافلوں سے دُور رہتا ہے سدا پروردگار
رحمتیں اُس کی برستی ہیں دِل بیدار پر
مَیں پیامِ حق اُسے دینے سے ٹل سکتا نہیں
وہ خفا ہوتا رہے بیشک مرے اشعار پر
توبہ توبہ میں کروں تسلیم اسرائیل کو
میں بھروسہ کر نہیں سکتا کبھی اغیار پر
میں کسی نمرود کو کہہ دوں خدا ممکن نہیں
سر اگر رکھ کر کوئی پوچھے مرا ' تلوار پر
جس کی غدّاری سے آیا قومِ مُسلم پر عذاب
وقت نے اُس کا مقدر لکھ دیا دیوار پر
جب توقع ہی نہیں مجھ کو کہیں اِنصاف کی
میں نہ دستک دینے جاؤں گا کسی دربار پر
مٹ سکا ہے کس ستمگر سے مگر اُن کا وجود
کس قدر پابندیاں لگتی رہیں احرار پر
کیا اُسے منصور کہنے میں تجھے باک ہے
جس نے کاشفؔ حق کہا بے خوف ہو کر دار پر

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان

غزل

آسماں پر ایک بھی اُمید کا تارا نہیں
رات بھر جاگا تو ہوں ہمت مگر ہارا نہیں
تیری ناراضی کے ہی اک بے تحاشا خوف سے
کون سی خواہش ہے وہ میں نے جسے مارا نہیں
پھیلتی ہی جا رہی ہیں کچھ قفس کی سرحدیں
کچھ ہماری آہ کو پرواز کا یارا نہیں
کچھ ہوا تھا رات ایسا تری محفل میں ضرور
ورنہ میری آنکھ سے بہتا کبھی دھارا نہیں
یہ ازل سے لوح پر تقدیر ہے لکھی ہوئی
آدمی جیتا نہیں اور غم کبھی ہارا نہیں
مصلحت ہی سامنے تھی ورنہ اے میرے خدا
تو نے بھی قابیل کو اُس قتل پر مارا نہیں
آج پھر عِتبانؔ تیری بے کلی کا اِک سبب
کچھ عیاں مجھ پر ہوا تو ہے مگر سارا نہیں

☆......☆......☆